"حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ مالٹا میں نظر بند تھے کہ گورنر یوپی مسٹر مسٹن کے سیکرٹری مسٹر برن ہندوستان سے انگلستان جاتے ہوئے مالٹا میں رکے اور ہندوستانی یروں سے ملاقات کی۔ حضرت شیخ الہندؒ سے ملاقات میں من جملہ اور باتوں کے ئ بات اس نے ہندوستان کی بابت دریافت کی اور اس قسم کے سوال وجواب ہوئے۔

برن : ہندوستان دار الحرب ہے یا دار الاسلام؟

حضرت مولانا : علماء نے اس میں آپس میں اختلاف کیا ہے۔

برن : آپ کی کیا رائے ہے؟

حضرت مولانا : میرے نزدیک دونوں صحیح کہتے ہیں۔

برن : (تعجب سے) یہ کیونکر ہو سکتا ہے؟

حضرت مولانا : دار الحرب دو معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے' اور حقیقت میں یہ دونوں اس کے درجات ہیں جن کے احکام جدا جدا ہیں۔ ایک معنی کی حیثیت سے اس کو دار الحرب کہہ سکتے ہیں اور دوسرے کے اعتبار سے نہیں کہہ سکتے۔

برن : اس کی کچھ تفصیل؟

حضرت مولانا : دار الحرب اس ملک کو کہتے ہیں جس میں کافروں کی حکومت ہو اور وہ اس قدر باقتدار ہوں کہ جو حکم چاہیں' جاری کریں۔

برن : یہ بات تو ہندوستان میں موجود ہے۔

حضرت مولانا : ہاں! اس لیے ہندوستان ضرور دار الحرب ہے۔

برن : دوسرے معنی کیا ہیں؟

حضرت مولانا : جس ملک میں اعلانیہ شعائر اسلام اور احکام اسلامیہ کے ادا کرنے کی ممانعت کی جاتی ہو۔ یہ وہ دار الحرب ہے کہ جہاں سے ہجرت واجب ہو جاتی ہے (اگر استطاعت اصلاح نہ ہو)

برن : یہ بات تو ہندوستان میں نہیں۔

حضرت مولانا : جس نے دار الحرب کہنے سے احتراز کیا' غالباً" اس نے اسی کا خیال کیا ہے۔ برن چپکا ہو گیا اور لکھ لیا۔ "

(سفرنامہ شیخ الہندؒ از مولانا حسین احمد مدنیؒ)